نماز میں فرض قیام کی مقدار

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3694

تاریخ اجراء: 25رمضان المبارک1446ھ/26مارچ2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نماز میں فرض قیام کی مقدار کتنی ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جن جن نمازوں میں قیام ضروری ہے، ان میں بقدرِ فرض قراءت، قیام فرض ہے، مثلا فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں جتنی قراءت فرض ہے، اُتنی مقدار قیام فرض، جتنی قراءت واجب اتنی مقدار قیام واجب اور جتنی قراءت سنت اتنی مقدار قیام مسنون ہے، البتہ پہلی رکعت میں فرض قیام کی مقدار میں فرض قراءت کے ساتھ ساتھ تکبیرِ تحریمہ کی مقدار اور قیامِ مسنون میں ثنا، تعوذ وتسمیہ کی مقدار بھی شامل ہوگی اور فرض نماز کی تیسری وچوتھی رکعت میں چونکہ قراءت فرض یا واجب نہیں، اس لیے ان میں ایک تسبیح کی مقدار قیام کرنا فرض ہوگا۔

درِ مختار میں ہے:"مفروضه وواجبه ومسنونه ومندوبه بقدر القراءة فيه"یعنی فرض، واجب، مسنون اور مستحب قیام اس میں قراءت کی مقدار کے ساتھ مقدر ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے:"ذكره في الشرنبلالية بحثا لكن عزاه في الخزائن الى الحاوی، و حينئذ فهو بقدر آية فرض وبقدر الفاتحة وسورة واجب وبطوال المفصل واوساطه وقصاره في محالها مسنون"یعنی اس بات کو شرنبلالیہ میں بحثاً ذکر کیا لیکن مصنف نے اس کو خزائن میں حاوی کی طرف منسوب کیا لہذا قیام ایک آیت کی مقدار فرض ہوگا، سورۂ فاتحہ وایک سورت کی مقدار واجب ہوگا اور اپنے محل میں طوالِ مفصل، اوساطِ مفصل وقصارِ مفصل کی مقدار مسنون ہوگا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، ج2، ص163، مطبوعه کوئٹه)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں:"قیام اتنی دیر تک ہے جتنی دیر قراءت ہے یعنی بقدرِ قراءت فرض، قیام فرض اور بقدرِ واجب، واجب اور بقدرِ سنت، سنت۔ یہ حکم پہلی رکعت کے سوا اور رکعتوں کا ہے، رکعتِ اولیٰ میں قیامِ فرض میں مقدارِ تکبیر تحریمہ بھی شامل ہو گی اور قیامِ مسنون میں مقدارِ ثناو تعوذو تسمیہ بھی۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ510، مکتبۃ المدینہ)

در مختار میں ہے"(واكتفى) المفترض (فيما بعد الأوليين بالفاتحة) فإنها سنة على الظاهر، ولو زاد لا بأس به (وهو مخير بين قراءة) الفاتحة (وتسبيح ثلاثا) وسكوت قدرها، وفي النهاية قدر تسبيحة"

ترجمہ: فرض نماز پڑھنے والا پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھنے پر اکتفاء کرے، اور یہ ظاہر قول کے مطابق سنت ہے، اور اگر مزید قراءت کرے تو بھی حرج نہیں، اور اسے یہ بھی اختیار ہے کہ یا سورہ فاتحہ پڑھے یا تین بار تسبیح کہے یا تین بار تسبیح کی مقدار خاموش کھڑا رہے، اور نہایہ میں ہے ایک بار تسبیح کی مقدار۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے"(قوله وفي النهاية قدر تسبيحة) قال شيخنا: وهو أليق بالأصول حلية: **أي لأن ركن القيام يحصل بها**"ترجمہ: (مصنف کا قول: نہایہ میں ہے ایک تسبیح کی مقدار) ہمارے شیخ نے فرمایا: یہی اصول کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہے، حلیہ، کیونکہ قیام کا رکن اتنی مقدار سے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج1، ص511، دار الفکر، بیروت)

وَ اللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net